عباسی دَور میں فروغِ علوم

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

(۳)

تاریخ تاریخ کا آغاز بنو اُمیہ کے دَور میں شروع ہو چکا تھا۔ لیکن اس فن میں وسعت عباسیہ کے دَور میں ہوئی۔ اور بنو عباس کے ساڑھے پانچ صد سالہ دَور میں اس موضوع پر بے شمار کتابیں تصنیف کی گئیں۔ یہاں صرف چند مشہور و معروف کتابوں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ کتاب التاریخ امام ابو بکر بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ)

۲۔ کتاب التاریخ امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)

۳۔ تاریخ الکبیر
۴۔ تاریخ الاوسط } امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری (م ۲۵۶ھ)
۵۔ تاریخ الصغیر

۶۔ کتاب تاریخ الکبیر۔ امام ابو جعفر طحاوی (م ۳۲۱ھ)

۷۔ کتاب التاریخ ۔ امام ابن حبان (م ۳۵۴ھ)

۸۔ تاریخ نیشا پور۔ امام ابو عبداللہ حاکم صاحب المستدرک (م ۴۰۵ھ)

۹۔ مختصر تاریخ۔ امام ابو عبداللہ قضاعی (م ۴۵۴ھ)

۱۰۔ تاریخ بغداد۔ امام ابو بکر خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)

۱۱۔ تاریخ ہمدان حافظ شیرویہ بن شہرداد دیلمی (م ۵۰۹ھ)

۱۲۔ اخبار مکہ امام ابو الحسن رزین بن معاویہ (م ۵۳۵ھ)

۱۳۔ جامع التواریخ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ)

سیرت و مغازی اسلام کی ابتدائی تاریخ سیرت و مغازی سے عبارت ہے۔ اس فن کو سب سے زیادہ ترقی دی۔ وہ امام محمد بن اسحٰق (م ۱۵۱ھ) ہیں۔ ان کی وفات اگرچہ عباسی دور کے ابتداء میں ہوئی لیکن ان کی نشوونما بنی اُمیہ کے دور میں ہوئی۔ امام ابوبکر خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

> محمد بن اسحٰق نے اس فن کو اتنی ترقی دی کہ پھر اس پر کوئی اضافہ نہ کر سکا۔ انہوں نے سلاطین اور امراء کی توجہ لایعنی قصّوں اور حکایتوں سے ہٹا کر تاریخ کی جانب پھیر دی۔ اگر اس فضیلت کے علاوہ ابن اسحٰق کی اور کوئی فضیلت نہ ہوتی کہ انہوں نے سلاطین کا مذاق بدل دیا۔ اور اُن کی توجہ بے نتیجہ کتابوں سے ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور آپ کی سیرت اور آغازِ عالم کی تاریخ کی جانب پھیر دی۔ تو اتنا ہی کارنامہ اور اوّلیت کا یہ فخر اُن کی فضیلت کے لیے کافی تھا۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے اس فن پر کتابیں لکھیں، لیکن کوئی اُن کے درجہ کو نہ پہنچ سکا[1]

سیرت و مغازی کے سلسلہ میں عباسیہ کے دور میں بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ یہاں صرف چند مشہور و معروف کتابوں کی تفصیل دی جاتی ہے۔

۱۔ سیرت ابن ہشام — از علامہ محمد ابن اسحٰق (م ۲۱۳ھ)
۲۔ شمائل ترمذی — امام ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)
۳۔ دلائل النبوۃ — امام ابو نعیم اصبہانی (م ۴۳۰ھ)
۴۔ ریاض الانس والعقلاء والانس فی معرفۃ احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تاریخ الخلفاء۔ از امام حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی (م ۵۰۹ھ)
۵۔ دلائل النبوۃ — از امام ابو الحسین بیہقی (م ۴۵۸ھ)
۶۔ کتاب الشفاء — از قاضی عیاض (م ۵۴۳ھ)

صحابہ کرامؓ و تابعین عظام کے حالات صحابہ کرامؓ اور تابعین کے حالات و فضائل میں بھی عہدِ بنی عباس کے علمائے کرام کی سعی و کاوش قابلِ داد ہے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے حالات، اُن کے علم و فضل

[1] تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۲۱۹

کی داستان اور ان کے فضائل و مناقب میں بہترین اور عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔ چنانچہ یہاں علمائے کرام کے سنِ وفات کی ترتیب سے چند مشہور کتابوں کی تفصیل پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ کتاب مشائخ مالکؒ
۲۔ کتاب مشائخ ثوریؒ
۳۔ کتاب مشائخ شعبہ
۴۔ کتاب الطبقات
} امام مسلم بن حجاج صاحب صحیح مسلم (م ۲۶۱ھ)

۵۔ کتاب فضائل الصحابہ — امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ)
۶۔ کتاب شرف اصحاب الحدیث — امام ابوبکر خطیب بغدادی (م ۵۰۹ھ)
۷۔ خصائص سیدنا علی بن ابی طالبؓ — امام نسائی (م ۳۰۳ھ)

۸۔ کتاب الصحابہ
۹۔ کتاب التابعین
۱۰۔ کتاب اتباع التابعین
} امام ابوحاتم محمد بن حبان (م ۳۵۴ھ)

۱۱۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء — امام ابونعیم اصفہانی (م ۴۳۰ھ)

ائمہ کرام کے حالات میں

۱۔ مناقب ابی حنیفہؒ
۲۔ اخبار ابی حنیفہ و اصحابہٗ
} امام ابوجعفر طحاوی (م ۳۲۱ھ)

ؔ اس کا مخطوطہ برلن اور مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی (م ۱۹۴۵ء) ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے حج بیت اللہ کے سفر میں مدینہ کے نسخہ کی نقل لے کر ۱۳۴۵ھ میں محبوب المطابع دہلی سے شائع کیا تھا۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا تھا۔ اس میں حدیث کے ناقلین اور راویوں کے مراتب و فضائل کے متعلق حدیث و آثار اور علمائے اسلام کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ (عراقی)

۳۔ کتاب مناقب بن انس
۴۔ کتاب مناقب شافعی } امام ابو حاتم محمد بن حبان (م ۳۵۴ھ)

چھٹی صدی ہجری کی ایک بہترین اور عمدہ تحقیقی و علمی تصنیف

چھٹی صدی ہجری میں (۵۴۴ھ) جزیرہ ابن عمر میں ایک شخص پیدا ہوا۔ جس کا نام مبارک بن محمد تھا۔ اور تاریخ میں وہ ابن اثیر جزری کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا خاندان علم و فضل کا گہوارہ تھا۔ ان کے والد کو بھی علم وفن سے اشتغال تھا۔ ابن اثیر نے اپنے وقت کے ممتاز اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔ اور علمائے بغداد سے بھی استفادہ کیا۔ ابن اثیر نامور محدث اور فقہ و معرفت حدیث میں یکتا تھے۔ تذکرہ نگاروں نے اس فن میں اور اس کے متعلق علوم میں کامل مہارت کا اعتراف کیا ہے[۱] تفسیر اور قرآنی علوم میں بھی کامل دستگاہ حاصل تھی[۲]

ان کے بھائی عزالدین ابن اثیر ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

وکان عالماً فی عدۃ علوم منها الفقه والاصول والنحو والحدیث والفقه[۳]

وہ متعدد علوم جیسے فقہ، اُصول، نحو، حدیث اور لغت وغیرہ کے متبحر عالم تھے۔

ابن اثیر شافعی المذہب تھے علامہ ابن السبکی (م ۷۵۶ھ) نے طبقات الشافعیہ میں اس کی تصریح کی ہے۔

علمی کمالیت کے ساتھ ساتھ زہد و اتقاء سے بھی متصف تھے۔ متدین اور جادۂ مستقیم پہ گامزن تھے[۴]

۱۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ ص ۵۴

۲۔ ایضاً

۳۔ تاریخ الکامل جلد ۱۴ ص ۱۳

۴۔ ایضاً

علامہ ابن عماد حنبلی (م ۱۰۸۶ھ) لکھتے ہیں -

وکان ذا بر و احسان[1]

وہ لوگوں کے ساتھ نیک اور عمدہ برتاؤ کرتے تھے.

ابن اثیر نے ۶۰۶ھ میں موصل میں انتقال کیا[2]

علامہ ابن اثیر نے متعدد بہترین علمی و تحقیقی کتابیں مختلف موضوعات پر لکھیں۔ قرآن مجید کی ایک عمدہ تفسیر کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشاف چار جلدوں میں لکھی۔ جس میں امام ابو اسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی (م ۴۳۰ھ) کی تفسیر الکشف والبیان اور ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر زمخشری (م ۵۳۸ھ) کی الکشاف عن الحقائق التنزیل کا ما حصل جمع کر دیا ہے[3]

علامہ ابن اثیر کی بہترین علمی کتاب النہایہ فی غریب الحدیث والاثر	یہ غریب الحدیث میں مشہور اور بلند پایہ کتاب ہے۔ علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس فن کی مشہور و متداول

اور عمدہ کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے[4]۔ اور عاش کبریٰ زادہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس موضوع پر ایسی عمدہ اور جامع کتاب اس سے قبل نہیں لکھی گئی[5]

النہایہ کو لغت کی کتابوں کے انداز پر حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اور اس میں حدیثوں کے مشکل اور غریب الفاظ کا ذکر کر کے ان کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔ اور ہر لفظ کی تشریح سے پہلے حدیث کا وہ ٹکڑا بھی نقل کیا گیا ہے، جس میں یہ لفظ آیا ہے۔ لغات کی تحقیق و تشریح کے لیے دوسری حدیثوں سے نظائر اور ائمہ لغت اور شارحینِ حدیث کے بیانات بھی نقل کئے گئے ہیں۔
اس میں صرف صحاح کی حدیثوں ہی کے مشکل الفاظ کی تشریح نہیں کی گئی ہے، بلکہ سنن، جوامع، مسانید

[1] شذرات الذہب جلد ۵ ص ۳۳

[2] تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۲۰۴

[3] ایضاً جلد ۳ ص ۲۰۳

[4] مذاہب الراوی ص ۹۳

[5] مفتاح دار السعادة جلد ۱ ص ۱۱۰

اور مصنفات وغیرہ کی حدیثوں کے غریب الفاظ بھی درج ہیں۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے۔ اس میں الفاظ حدیث کی معرفت کی ضرورت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت وبلاغت، فتوحات کے بعد اہلِ عرب کے دوسری قوموں سے اختلاط کے نتیجہ میں غیر زبانوں کے الفاظ کے عربی زبان میں داخل ہونے اور اس فن کی مشہور اور اہم کتابوں کے خصوصیات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے[1]۔

النہایہ ۱۲۶۹ھ میں طہران سے ایک ضخیم جلد میں چھپی تھی۔ ۱۳۰۸ھ میں قاہرہ سے چار جلدوں میں شائع ہوئی۔ اس ایڈیشن میں حاشیہ پر امام راغب اصفہانی کی مفردات اور ابواحمد عسکری کی تصحیفات المحدثین بھی شامل تھیں۔ ۱۳۱۱ھ میں مصر کے مطبع عثمانیہ نے اس کو چار جلدوں میں عبدالعزیز بن اسمٰعیل طہطاوی انصاری کی تصحیح کے بعد شائع کیا ہے۔ اس کے حاشیہ پر علامہ سیوطی کی تلخیص الدر النثیر بھی چھپی ہے۔ اور ۱۳۲۲ھ میں مطبع خیریہ نے اس کو چار جلدوں میں شائع کیا ہے[2]۔

---

[1] مقدمہ النہایۃ ص تا ۴

[2] معجم المطبوعات ج ۱ کالم ۳۵